SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:2 (2024) PAGE NO: 332-337
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: ڈاکٹر عظمیٰ حسن, & رحمت مراد. (2024). بروشسکی اور اس کے مختلف لہجے. Shnakhat, 3(2). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/306

"بروشسکی اوراس کے مختلف لہجے"

ڈاکٹر عظمیٰ حسن رحمت مراد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جامعہ کراچی

ریسرچ اسکالر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

Abstract

Language is one of the most important acquisitions of human history; all religious, cultural, and moral heritages are owed to it. Besides spiritual heritages, sciences, and ideas, language also fulfills the importance of communication in social life. Every language is an acquired tradition, in which social and educational motivations inevitably make some changes. Language is not an expression of a social group but a product of its history. She becomes the identity of the Satji group and has the power to influence every aspect of it. Urdu is the national language, while the official languages are Urdu and English. Apart from this, there are regional languages such as Punjabi, Sindhi Pashto, Balochi, Saraipa, Kashmiri, Hindko, Shanat, and Brushski, etc.

زبان انسانی تاریخ کے اہم ترین اکتسابات میں شمار ہوتی ہے تمام تر مذہبی، تہذیبی اور اخلاقی ورثے اس کی مرہون منت ہیں، روحانی ورثوں، علوم وافکار کے علاوہ سماجی زندگی میں ابلاغ کی اہمیت کو بھی زبان ہی پورا کرتی ہے۔ ہر زبان ایک اکتسابی روایت ہوتی ہے، جس میں سماجی اور تہذیبی محرکات کچھ تبدیلیاں ضرور کرتے ہیں۔ زبان ایک سماجی گروہ ہی کی ترجمان نہیں ہوتی، بلکہ اس کی تاریخ کی پیداوار ہوتی ہے۔ وہ سماجی گروہ کی پہچان بن کر اس کے ہر پہلو پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتی ہے۔ کسی بھی سماج یا تہذیب کی بنیادی شناخت زبان ہی کے ذریعے ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ ہے کہ انسان جسے ''سماجی حیوان''(بقول ارسطو) کہا جاتا ہے وہ ہر سماج میں اپنی بقا کے لیے زبان ہی کا سہارا لیتا ہے۔

س وقت دنیا میں کم و بیش ۲۵۰۰ کے قریب زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں کچھ زبانیں تو مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہے جبکہ کئی زبانوں کے بولنے والے ہزاروں بلکہ سینکڑوں میں ہیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی قسم قسم کی زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ پاکستان لسانی اعتبار سے ایک خاص رنگارنگی رکھتا ہے۔ پاکستان میں تقریباً ۶۵ سے ۷۰ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اُردو قومی زبان جبکہ سرکاری زبانیں اردو اور انگریزی ہیں۔ اس کے علاوہ پنجابی، سندھی پشتو، بلوچی، سرائیکی، کشمیری، ہندکو، شینا اور بروشسکی وغیرہ علاقائی زبانیں ہیں۔ پاکستان کے شمال میں واقع گلگت بلتستان جو دور افتادہ وادیوں کا مجموعہ ہے۔ یہاں کی ہر وادی ایک الگ مسکن اور تہذیب کی نمائندہ ہے، تاریخی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان وادیوں میں ابتدائی طور پر راجگی نظام نافذ تھا۔ اپنی حدود جغرافیائی ساخت کی وجہ یہ علاقے ہزار ہا سال اپنے رہن سہن، تہذیب و ثقافت اور تمدن کا ایک مخصوص رنگ لیے اپنی الگ دنیا بسائے رہے ان کی آپس کے روابط بھی محدود رہے۔''(1)

قدیم محققین نے یہاں موجود زبانوں کے بارے میں مبہم خیالات کا اظہار کیا ہے اور زمانہ قدیم سے ملی یہ خطہ السانی تحقیق کے لیے ملکی اور غیر ملکی محققین کے لیے پسندیدہ رہا ہے۔ گلگت بلتستان میں موجود زبانوں پر زمانہ قدیم سے ہی بحث جاری ہے۔ جس میں ان کے بولنے والوں کو "درد" اور پشاچہ کہا جاتا ہے۔(2) پشاچ سے مراد کچا گوشت کھانے والا یا بھوت ہیں ان قبائل پر یہ اعتراض تھا کہ وہ مردہ خور ہیں اور کچا گوشت کھاتے ہیں۔"(3) جدید بروشسکی محقق ڈاکٹر عبدالمجید بروشو کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ جب عربوں نے ان علاقوں پر حملہ کیا اور وہاں کے مقامی لوگوں پر یہ الزام عائد کیا کہ یہ مردہ کھانے والی قوم ہے اور ان کو اس علاقے سے ہوگا یا جائے، اس حوالے اس انھوں نے تین راجاوں کا نام لیا ہے جو مردوں اور انسانوں کا کچا گوشت کھاتے تھے جن میں مجھے تھم، چیری بدادور تھم رائے (جو یاسین کے علاقے بر گلتی آمین آباد کے نام سے جانا جاتا ہے) کے راجہ کا ذکر کر رہا ہے۔(4) موجودہ زمانے میں گلگت بلتستان میں اردو کے علاوہ پندرہ زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں شینا، بلتی بروشسکی، کھوار، وخی وغیرہ شامل ہیں۔ بروشکی گلگت بلتستان کی تیسری بڑی زبان ہے۔(5)

بروشسکی بروشو یا بروشال نامی علاقے کی خاص پہچان ہے اس زبان کے بارے میں بین الاقوامی اور قومی سطح پر تحقیق جاری ہے اس زبان کے بارے میں اولین محقق کے طور پر 1938ء میں آر۔ای۔ لوئمر R.E. Lolimer نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس زبان پر کسی اور زبان کے اثرات نہیں ملتے اور یہ کہ اس کے اپنے قوائد ہیں۔(6) محمد پر دیش شاہین اس بارے میں لکھتا ہے کہ اس زبان پر ہندی ترکی، پشتو، فارسی، اور عربی کے اثرات نظر آتے ہیں۔(7) جبکہ ڈاکٹر یوسف بخاری اس حوالے سے رقم طراز ہے کہ:

"بروشسکی کشمیر میں آباد ابتدائی تاگ قوم کی زبان ہے۔"(8)

گلگت بلتستان میں بروشسکی خاص سمجھے جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے ایک زبان ہونے کے باوجود اب تک مبہم رہی ہے۔ ماہرین اس زبان کا شمار ان زبانوں میں کرتے ہیں جس کا سرا کسی دوسرے زبان سے نہیں ملتا اس وجہ سے اکثریت نے اسے Isolated language کہا ہے۔ یہ زبان دنیا کے عجیب وغریب اور انتہائی قدیم زبانوں میں سے ایک ہے جس کی تفہیم ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ ماہرین لسانیات ابھی تک اس زبان کے اصلی وطن یا دنیا کے اہم زبانوں سے اس کے رشتے کی تلاش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔(9)

پاکستانی کشمیر کے شمال مقام ہنزہ، گھر میں بروشسکی زبان بولی جاتی ہے۔ یہ غیر ہند آریائی ہے، دنیا کے کسی زبان سے اس کا تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ گریرسن کو شبہ ہے کہ ممکن ہے یہ کوئی قدیم منڈا قبیلے کی زبان ہو۔ ڈاکٹر ناموس کا خیال ہے کہ وسط ایشیاء سے ہی لوگ آکر اس علاقے میں بس گئے تھے۔ انہیں کے نام پر ہنزا کہلایا اور بروشوسکی انہی کی زبان ہے جو اصلاً تورانی ہے۔ یہ غیر آریا جو بھی ہوں یہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانے میں یہ شمال مغرب ہند میں لیے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آریوں کا قبیلہ آکر وہاں بسا، ممکن ہے یہ قبیلہ شمال سے ہندوکش پار کر کے آیا ہو۔ ان کی زبان میں اس غیر آریائی بر روشسکی کی آمیزش ہوئی ان قبیلوں کو بہت کچھڑا ہوا اور پست سمجھا جاتا تھا اور دوسرا آریا انہیں پتاچ کہتے تھے۔(10) گلگت بلتستان میں گلگت کے شمال کے علاوہ ہنزہ نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے اور بعض بولنے والے گلگت کے دور دراز علاقوں حتی کہ کشمیر تک پھیلے ہوئے ہیں۔(11)

ہنزہ، نگر اور یاسین کے علاوہ گلگت بلتستان کے کچھ حصوں میں یہ زبان لہجے کی تفاوت کے ساتھ بولی جاتی ہے اس زبان پر حال ہی میں پاکستانی اسکالرز نے دلچسپی لینا شروع کی ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر اس زبان نے بہت پہلے ہی محققین کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی تھی اور کچھ یورپین اسکالرز نے اس زبان پر وسیع تحقیق کی ہے۔ (۱۲) Devid Crystal کی انسائیکلوپیڈیک ڈکشنری آف لینگویج اینڈ لینگویجز کے مطابق: "شمال مغرب کشمیر، بھارت اور پاکستان کے کچھ حصوں میں بولی جانے والی ایک محصور زبان تقریباً 20ہزار افراد جو بروشو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ زبان بولتے ہیں۔ اس کا کوئی رسم الخط نہیں۔"(13)

اس زبان کے بارے میں Colin P Masica لکھتے ہیں کہ یہ تسلیم کی جاتا ہے کہ ایسی دروں میں یعنی انتہائی بالائی وادی سندھ مشمول نورستان میں پھیلی ہوئی ہو گی جہاں آج دری زبانیں بولی جاتی ہیں۔ بروشسکی سے داخل ہونے والے الفاظ بھی ان میں سے کچھ زبانوں میں ملتے ہیں مثلاً "زاکن" یعنی "گدھی"۔ وراس کی شینا میں "پھو" یعنی "آگ"، پرامن میں "دائیل" یعنی "پیٹ" اور حیرت انگیز طور پر بروشسکی زبان کا لفظ "تھومر" (لوہے کو کہتے ہیں) جو کہ کتی، وایگالی، کلاشہ محوار، گوار حتی، پٹائے، گوری، تورانی، شینازبان میں مستعمل ہے۔ یہاں اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے کہ نہ صرف دراوڑی اور منڈا زبانیں بلکہ تبتی اور پروٹکی میں بھی قواعد کی خصوصیات یکساں نوعیت کے ہیں جو کہ بعد کے ہند آریائی زبانیں ہیں۔(14)

بروشسکی ایک محصور زبان ہے تقریباً ہنزہ نگر کے علاوہ 40ہزار لوگ بولتے ہیں۔بنیادی طور پر قفقازی زبانوں اور دوسری زبانوں سے اس کی صنفی مماثلت کی بنیاد پر روابط ابھی تک مستند نہیں ہے۔یہ ماناجاتاہے کہ کبھی ان علاقوں میں داردزبان بولنے والے ایسی ہی زبان بولتے تھے جو بروشسکی کے مماثل رہی ہوگی۔(15)

بروشسکی زبان کا جنیاتی سلسلہ کسی بڑے گروہ سے نہیں ملتا لیکن پھر بھی اس کا فاعلی اور مجہولی انداز دارد(Dardic)اور دراوڈی(Dravidian)سے کسی حد تک مماثل ہے۔قفقازی زبان(Caucasian)کے اثرات کی جھلک دیگر زبانوں کی مقابلے میں بروشسکی پر کچھ حد تک نظر آتی ہے۔کیوں کی اس زبان کا خط جعرافیائی طور پر ان علاقوں سے زیادہ دور نہیں۔کیوں کہ داودی ہنزہ سے نکلنے والی ایک پٹی وسط ایشیااور مشرق وسطی سے گرتے ہوئے ہنگری چلی جاتی ہے اور اس لسانی پٹی میں قفقازی (Caucasian)بولنے والوں کی کثیر تعداد آباد ہے۔شاید اس جغرافیائی قربت کے باعث بروشسکی پر ان کے اثرات پڑے ہو۔بابائے بروشسکی ڈاکٹر علامہ نصیرالدین ہنزی اس بارے میں رقم طراز ہے:

''قدیم ہنگری باشندوں اور قدیم بروشوناموں میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔''(16)

ان کے ناموں میں مماثلت کی وجہ کااندازہ بھی ہم اسے اس حغرافیائی قربت کہہ سکتے ہیں۔جدید محقق ایڈوکیٹ وزیر شفیع کااس زبان کے بارے میں کہناہے کہ یہ ایک ادبی زبان ہے، یہ کہنامناسب نہیں کہ ان پڑھ لوگوں کی زبان ہے اس میں لفظ گرمینس (لکھنا)اور سینس/غتنس (پڑھنا) کے مصادر موجود ہے جس سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ کسی زمانے میں یہ ادبی زبان رہی ہوگی،اور اس سے پہلے بابائے بروشسکی ناصرالدین ہنزائی بھی اس بارے میں کہہ چکے ہیں کہ تاریخ کے کسی دور میں یہ صفحہ قرطاس پر تحریر کی جاتی رہی مگر اس کا رسم الخط کیا ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔کہاجاتاہے کہ بون مذہب کے ابتدائی آٹھ کتابیں بروشسکی میں تھی جسے بعد میں Zhangzhungاور تبتی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔اس کی تاریخ اتنی قدیم ہے کہ یہ زبان وسطی ایشیامیں فارسی سے 200سال قبل بولی جاتی تھی۔پٹھانوں کی آمد سے قبل وسطی ایشیامیں بروشو قوم آباد تھے جو بروشسکی بولتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ یہاں کے مختلف زبانوں میں بروشسکی کے الفاظ ملتے ہیں یہisolateزبان نہیں بلکہ بہت سے بڑے خاندانوں کے مادری زبان ہے۔

The Languages and peoples in Ancient Indiaجوکہ 10اگست 2017ء کوسوڈپٹو میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق بروشسکی کو سبھی زبان میں بیروزاءپرشین میں بروشا،انڈین سنسکرت میں برشا،اورویدک میں اس کے لیے برساکا کہتے ہیں۔Tibetan Studiesکے ابتدائی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بروشسکی کے بروزااور بروشاکے نام سے باقاعدہ تحریری طریقہ موجود تھااور بون مذہب کے ابتدائی تمام لٹریچر بروشسکی زبان میں تھی جو کوبعد میں ترجمہ کیا گیا جس کا پہلے ذکر ہوچکاہے۔بون مذہب کے پیغمبر شین رب جس کو تبتی وچی اور بروشواس کو بوپی کے کہتے ہیں دونوں کے معنی تگڑے کے ہیں۔شین رب جسے سمبادا بھی کہاجاتاہے ان کا کہنا ہے:

''دنیامیں میں مقدس ہوں اور جو قوم مقدس ہے وہ بروشو ہے اور میں ادب کے لیے جس مقدس زبان کاانتخاب کررہاہوں وہ بروشسکی ہے۔''(17)

زبانوں کی تاریخ محض بھول بھلیوں میں گم ہوجانے اور مسلسل گم رہنے کی تاریخ ہے جس میں ہر لمحہ نئے موڑ آتے ہیں اور ہر لحظہ قدیم تحقیقات یکسر مسترد کردی جارتی ہے۔نئے قیاسیات اور مفروضات قائم کئے جاتے ہیں اور نئے نظریات کے سہارے تحقیق کاسفر جاری رہتاہے۔اس سلسلے میں بی بی سی کی خصوصی پیشکش میں پاکستان کے طول وعرض میں بکھری ہوئی ان نظرانداز شدوزبانوں میں سے چند کاتعارف پیش کی گیاجو بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے تو''چھوٹی''زبانیں کہلائی جاسکتی ہیں لیکن ان کے اندر صدیوں پرانی لوک دانش،کہاوتوں،بولیوں،گیتوں اور داستانوں کاخزانہ موجود ہے۔ان میں اسے ایک بروشسکی ہے بروشسکی ایک جہاز بان ہے جس کامطلب ہے کہ یہ دنیا کی کسی اور زبان سے نہیں ملتی۔(18)

کچھ ایسی ہی تاریخ بروشسکی زبان کی ہے جس میں ہر چندنئے تحقیق کے نتیجے میں ایک نئی بات سامنے آجاتی ہے شروع میں اسےIsolateزبان کہاگیالیکن تحقیق سے اس کے دوسرے زبانوں سے تعلق واضح ہوگئی۔کسی نے اس کو تیبتین زبان سے جوڑاتوکسی نے سائیر کن زبانوں کے ساتھ توکسی نے فرانسیسی سے توکسی نے ہنگری ہے۔لیکن یہ بات قابل غور ہے تمام محققین نے ایک نقطے پر متفق ہے کہ یہ زبان کسی زمانے میں اولی زبان رہی ہوگی اور اس کی باقائدہ رسم الخط ہوگی لیکن اب تک کوئی ٹھوس چیز سامنے نہیں آئی ہے البتہTibetan studiesنے ایک نسخہ جاری کیاہے جسے بروشسکی زبان کاابتدائی تحریر کہاجاتاہے۔

انیسویں اور بیسویں صدی میں اس زبان جانب توجہ دی گئی اور اس ضمن میں کوشش بھی کی گئیں۔مثلاً انگریزی اور رومن رسم الخط کے ذریعے بروشسکی صرف ونحو کے اصول واضح کیے گئے۔بروشسکی اور جرمن ڈکشنری کی اشاعت مرحلہ بھی ملے ہوا۔لیکن مقامی سطح پر بروشسکی تحریر وتقریر کی زبان نہیں بن سکی۔اس ضمن میں بابائے ڈاکٹر علامہ نصیر

الدین جنز کی نے بروشسکی رسم الخط کی کمی محسوس کی اور 2004 میں اس زبان کے لیے حرف جنبی کا تعین کیا۔(19) اس مقصد کے لیے اردو رسم الخط اور حرف تہجی کو چن لیا گیا اور ۸ حروف تہجی کا اضافہ کیا گیا۔ اس بارے میں شیر باز علی برچہ لکھتے ہیں کہ بروشکی میں 8 آواز میں ایسی ہیں جو اردو حرف تہجی سے ادا نہیں ہو سکتے چنانچہ ان مخصوص اصوات کی ادائیگی کے لیے علامہ نصیر نے درجہ ذیل حروف اضافہ کیسے ہیں ش، خ، د، ژ، ص، ک، ہیں۔(20)

بروشسکی زبان گلگت بلتستان کے تین مختلف خطوں ہنزہ، نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے۔ جبکہ گلگت کے گردنواں میں بھی بروشسکی بولنے والے افراد موجود ہیں۔ بروشسکی بولنے والوں کو بروشو اور ان کے وطن کو برشال کہا جاتا ہے۔ ''مجموعی طور پر بروشسکی بولنے والوں کی تعداد ایک اندازے کے مطابق دو لاکھ ہے۔ ہنزہ اور قمر گلگت شہر سے ساٹھ میل کے فاصلے پر انتہائی شمال میں واقع ہے ستر کی دہائی سے پہلے یہ علاقے نیم خود مختار تھے اور یہاں مقامی راجاؤں کی حکمرانی تھی۔ یہ دونوں ریاستیں بالکل آمنے سامنے واقع ہے اور بیچ میں ایک دریا بہتا ہے۔''(21)

تیسرا بروشو علاقہ یاسین کہلاتا ہے اس کے نام کے حوالے سے مختلف آراء پائے جاتے ہیں۔ جدید محقق وزیر شفیع کا اس بارے میں کہنا ہے کہ زرتش عقیدے کے مطابق ان کے مذہبی کتاب کو لینا کہا جاتا ہے، کچھ محققین کا خیال ہے کہ یہ لفظ یسنا سے لیا گیا ہے یاسین اور چترال میں بہت ساری چیزوں میں اب تک آتش پرستی بطور کسٹمز موجود ہے جس میں آگ کا احترام، اسکی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھنا، آگ پر سے نا گزرنا وغیرہ شامل ہیں۔ دوسرا ۷۰۲۱ء سے ۷۰۴۰ء کے درمیان چائینیز یاسین میں آباد رہیں اور ۷۰۴۰ میں تیبتوں نے انکا انخلا کر دیا تھا۔ ان کے ایک کمانڈر کا نام یاسو اور دوسرے کا نام تاہو۔ ان کے ناموں کی نسبت سے یاسین اور تھاؤس رکھنے کی رائے بھی موجود ہے۔ ایک رائے یہ بھی موجود ہے کہ یاسین کے لوگوں نے دل سے کبھی کسی تھم (راجہ) کو قبول نہیں کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے اور تج سن یعنی منع کردو کے معنی اور کثرت استعمال سے یسین بولا اور پڑھا جانے لگا۔(22)

یہ علاقہ ڈیڑھ سو سال تک ایک آزاد ریاست رہا ہے۔ یہ علاقہ گلگت شہر سے ڈیڑھ سو کلو میٹر پر انتہائی شمال میں واقع ہے جسے ڈگروں نے 1860u کو فتح کر لیا۔ وادی ہنزہ، نگر اور یاسین کی بروشسکی بنیادی طور پر ایک ہی زبان ہے تاہم تینوں علاقوں میں لہجے اور کچھ الفاظ کا فرق ہے جس کی بنیادی وجہ جغرافیائی فاصلہ اور مختلف ماحول ہو سکتا ہے۔ لیکن سمجھنے میں چنداں دشواری پیش نہیں آتی۔

''ہنزہ میں مروجہ لہجہ ''ہنزاسکی''، نگری لہجہ ''، ''کھجونا'' اور یاسینی لہجہ ور چھکوار اور مشاسکی اور بولتم کے نام سے معرف ہے۔ ان تینوں علاقوں کے لوگ بروشسکی کو مشاسکی بھی کہتے ہیں جس کے معنی اپنی زبان کے ہیں اور ان تینوں لہجوں میں 90 فیصد سے زائد مماثلت موجود ہے۔''(23)

بروشسکی ہنڈو میں مرکزی حصے کی زبان ہے تاہم بالائی ہنزہ کو جال کے بعض گاؤں آئین آباد، خیر آباد اور منگر کے زیریں قریہ جات، جعفر آباد، حسین آباد اور خانہ آباد بالا میں بھی بروشسکی بولنے اور سمجھنے والوں کی خاصہ تعداد موجود ہے، وادی نگر میں چھات، منا ان پر اور بڈلس پر مشتمل علاقوں کے سوا مرکزی حصے کی زبان بروشسکی ہے۔ اور نگر کے شینا بولنے والے علاقے کے باشندے بھی بروشسکی بخوبی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ وادی یاسین کی اکثریتی علاقے کی زبان بروشسکی ہے البتہ یہاں کھوار بولنے والے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ضلع غذر کے گاؤں بار جنگل، چنور کھن، پکورا، گلوداس اور باتوں میں بھی مجموعی طور پر سینکڑوں پر وٹو گھرانے آباد ہیں۔ جبکہ سری عمر میں بھی بروشسکی بولنے والوں کی تعداد موجود ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ 1891ء میں جب ولی گھر راجہ اور خان اور ولی ہنزہ میر صفدر علی خان نے متفقہ طور پر انگریزوں اور مہاراجہ کشمیر کے خلاف جنگ کا اعلان کرتے ہوئے چھروٹ میں خیمہ زن ہو گئے۔ اہلیان ہنزہ نگر کے اس اقدام کا جب گلگت میں موجود مہاراجہ کشمیر کے فوج اور انگریز پولیٹیکل ایجنٹ کو خیر ہوئی اور انھوں نے پیش قدمی کرتے ہوئے مذکور وراجوں کی سرکوبی کے لیے ایک بھاری فوج تیار کر لیں۔ چھپروٹ کے مقام پر جب انگریزوں اور کشمیریوں کے مشترکہ فوج کا سامنا بروشو قبائل سے ہوا جسے اینگلو بروشووار سے یاد کی کیا جاتا ہے اس جنگ میں بروشو قبائل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور بروشو راجہ از رخان سمیت سرکردہ افراد کو مغزول کیا گیا اور قیدے بنا کر سری نگر منتقل کیا گیا۔ جس آج وہاں آباد ہے اور بروشسکی زبان بولتے ہیں۔

بلتستان سے لداخ تک بروشو قبائل اچھی خاصی تعداد میں آباد ہے جو " بروشال پر " کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بروشسکی زبان کھو چکے ہیں۔ اس طرح کشمیر تیمیت، چینی ترکستان اور چترال میں بھی بروشو آباد ہیں جو اپنا شجرہ نسب بروشال سے ملا کر بروشو ہونے کا ثبوت دیتے ہیں لیکن بروشسکی زبان سے نا آشنا ہیں لہذا نسلی اعتبار سے بروشو کی صحیح اعداد کا تعین ممکن نہیں۔ البتہ ماضی بعید میں بروشو قبائل کی آبادی بلتی اور درد قبائل سے کسی صورت کم نہیں تھی۔ چونکہ بروشو قبائل نے 722ء کو بمقام

تھاوس یاسین میں چینی افواج کے ساتھ جنگ لڑی ہے۔اس زمانے میں چینی شاہین شاہیت بڑی طاقت تھی۔دوسری دفعہ 747ءاور تیسری دفعہ 60ءکو چینی افواج کے ساتھ جنگیں لڑی گیئں۔دو دفعہ بروشو قبائل کو شکست ہوئی اور تیسری دفعہ 760ءکی معرکہ آرائی میں بروشو نے فتح حاصل کر لی۔

ان واقعات سے قبل پہلی صدی عیسوی کو براستہ درکوت یاسین مہاراجہ کنشک کا قائم مقام گورنر بروشال نے بروشوافواج سے چینی ترکستان، یار محن، فتن کاشعر وغیرہ کو فتح کر کے کشان شاہی وسعت دیا تھا۔ان تاریخی شواہد سے یہ ثابت ہے کہ بلتی اور درد قبائل اتنی جنگی مہارت سے دوچار نہیں ہوئے ہیں جتنے بروشو قبائل ہوئے ہیں۔(۲۴)

1940ء کے بعد بروشو طالع ازما بہتر مستقبل کی تلاش میں صنعتی تجارت سے نہ صرف خوشحال شہروں کراچی بلکہ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں جا ہے۔کراچی میں بروشو خاندان کی ایک کثیر تعداد رہائش پذیر ہے۔

حواشی

ڈاکٹر عظمی سلیم، گلگت بلتستان کی زبانوں کا جائزہ(مع تقابلی لغت)اکادمی ادبیات پاکستان H-8/1اسلام آباد،2017ء ص،25،26

ایضاً،ص26

پروفیسر گیان چند جین، عام لسانیات، ترقی اُردو بیورو نئی دہلی،1905تا1907ء،ص831

ڈاکٹر عظمیٰ سلیم، گلگت بلتستان کی زبانوں کا جائزہ،ص92

ڈاکٹر عبدالمجید خان، مصاحبہ بذریعہ ٹیلی فون،10اکتوبر2019ءدوپہر1:19پاکستان سے روس

E,O,L,Lolimer language Hanting in the Karakoram,Indus publication Karachi

محمد پردیش شاہین"سہ ماہی صحیفہ"شمارہ جنوری تا مارچ،لاہور1994ء،ص51

ڈاکٹر سید یوسف بخاری،"کشمیری اور اُردو زبان کا تقابلی مطالعہ"لاہور، مرکزی اُردو بورڈ،ص72

پروفیسر گیان چند،"عام لسانیات"،ص831

اُردو، تحقیقی مجلہ، جلد94،انجمن ترقی اُردو جولائی۔دسمبر2018ء،انجمن ترقی اُردو، کراچی،ص133

ڈاکٹر پارکھ روف، مضمون"بروشسکی ایک عجیب وغریب زبان"مشمولہ، روزنامہ، ڈان کراچی،17جولائی2010ء

David Crystal,An Encyclopedia Dictionary of Language and Language ,Hudders Fields 1992,P.52

Anatos V. Lyovin ,An ۔Colin P.Masica,The new linguistic Envionment,1991,PP.41-42

Introduction to the languages of the Word,Oxford University press New York,Oxford 1997,PP.125-126

جریدیں(21)برشسکی زبان، پاکستان کے قدیم علاقائی زبانوں کا اوّلین تعارف، شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعہ کراچی،اشاعت2003ء،ص39

برشسکی اُردو لغت جلد اوّل،(الیف تاخ)،علامہ نصیر الدین ہنزائی، شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ کراچی،اشاعت،2006ء،ص67

شفیع، محمد وزیر ایڈوکیٹ، مصاحبہ،16اگست2019ءبمقام گلگت شام سات بجے

"پاکستان کی چھوٹی زبانیں"بی بی سی نیوز،7مئی2017ء، https://www.bbc.com/urdu/Pakistan-39703094

نصیر، علامہ نصیر الدین،"شمول بوق"شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی،2002ء،ص188۔

شیر باز علی خان برچہ، بروشسکی زبان وادب، مشمولہ"شمالی علاقہ جات کی زبانیں وادب"اسلام آباد، علامہ اقبال یونیورسٹی،2004ء،ص197

۔ Sadaf Munshi,Ph.D linguistics,College of information University North Texes https://ci.unt.edu/srinagar-burushaksi-dr-sadaf-munshi

شفیع، محمد وزیر ایڈووکیٹ، مصاحبہ،6اگست 2019ء، بمقام گلگت بوقتِ شام 7 بجے
شیر باز علی برچہ ''شمالی علاقہ جات کی زبانیں وادب''، ص197